مکبرین کے لئے شرعی ہدایات وضوابط

تحقیق: مسؤلین دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں

(۱) مکبر کے لئے تکبیر اعلام کے ساتھ ساتھ تکبیر تحریمہ کی نیت بھی ضروری ہے۔ اگر صرف سامعین کے اعلام کی نیت ہو اور تحریمہ کی نیت نہ ہو تو تکبیر کہنے والے کی اور اس کے اقتداء کرنے والوں کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲) مسجد کبیر میں ایک شخص داخل ہوا۔ مکبر کو آواز دی کہ تکبیر کہو اسی وقت امام نے رکوع کیا تو مکبر نے اگر منادی کے آواز کا جواب دیتے ہوئے۔ امتثالا للامر تکبیر کہا تو اس مکبر کی نماز فاسد ہوگئی۔ اسی طرح اگر مؤذن اذان میں شہادتین ذکر کرے اور نمازی تشہد میں ہو اور مؤذن کے جواب میں تشہد پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی اور جنہوں نے ان کے آواز پر نماز پڑھ لی ان کی نماز فاسد ہوگئی۔ باقی انتقالات کی تکبیرات میں اگر صرف اعلام کی نیت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) مبلغ ومکبر امام کے قریب ہونے چاہئے اگر مکبر نے کسی خارج امام کے تکبیرات انتقالات کا حصول کیا تو اسکی نماز فاسد ہوگئی

(۴) الفاظ تکبیر وتحمید میں لحن جائز نہیں ہے۔ مثلاً ہمزہ پر مد کھینچنا یا باء پر اکبر کو کھینچنا درست نہیں ہے تاہم لام اور ہاء کے درمیان کے درمیان الف اشباع کا اضافہ کرنے سے نماز مکروہ ہوتا ہے فاسد نہیں ہوتا۔ تسمیع میں بھی لحن جائز نہیں ہے بعض لوگ "ربنا لک الحمد" بولتے ہیں

(۵) امام سے پہلے رکوع اور سجود میں سر نہ اٹھائے۔ (۶) کبھی جماعت قلیل ہونے کی صورت میں بھی زیادہ آواز پر تکبیرات بولتے ہیں۔ ان الامام اذا جهر فوق حاجة الناس فقد اساء فكيف بمن لاحاجة اليه اصلا. ترجمہ: اگر امام قدر حاجت سے زیادہ جہر کے ساتھ تکبیر کہے تو گناہ گار ہوا تو مکبر کو کیسے قدر حاجت سے زیادہ جہر سے بولنا گوارا کیا جاسکتا ہے۔ (۷) غیر حرف مد میں مد کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔

نوٹ:

ان اغلاط سے احتراز صرف مکبرین کے لئے نہیں بلکہ تمام نمازیوں کو اس سے اجتناب ضروری ہے۔

ہدایات نمبر ۶ کے متعلق مزید وضاحت:

واضح رہے کہ بعض ائمہ اور مکبرین حضرات بعض تکبیرات کو اتنی زیادہ جہر سے بولتے ہیں کہ مسجد سے باہر سڑک تک سنائی دے اور بعض تکبیرات کو اس طرح آہستہ سے بولتے ہیں کہ دوسری اور تیسری صف والے بھی نہیں سنتے۔ جب کہ شریعت مطہرہ میں تکبیرات کے جہر میں طریق اوسط کو اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور قدر حاجت کے موافق جہر کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور یہ فرق اور تفاوت مابین

التکبیرات کہ بعض کو جہر مفرط سے ادا کرنا اور بعض میں قدر حاجت سے بھی کم کر دینا مذموم اور بے اصل ہے۔شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔صرف سلام میں فقہاء نے یہ کہا ہے کہ دوسرے سلام کو پہلے سلام سے کچھ پست آواز سے کہے۔ کما فی الدر المختار وسن جعل اتقانی اخفض من الاول و درمختار علیٰ هامش الرد ج ۱ ص ۱۹۴)باب صفة الصلوٰة پس ماسوائے اس کے اور کسی جگہ جہر میں تفاوت درجات نہیں ہے(فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۲ ص ۱۸۵)

ہدایات نمبر ۴ کے متعلق:

فتاویٰ دار العلوم دیو بند میں ہے کہ ''اللہ'' کی ہمزہ اور اسی طرح ''اکبر'' کے ہمزہ پر مد کرنا خطاءً امفسد صلوٰۃ ہے اس سے احتراز لازم ہے (ج ۲ ص ۱۷۶)

نوٹ:

درج بالا سطور سے واضح ہوا کہ لفظ اللہ اور اکبر کے ہمزے پر مد کھینچنا خطا کے ساتھ نماز کو فاسد کرتا ہے تو اگر کوئی شخص عمداً (قصداً) ایسا کرے تو اس کے نماز بطریق اولیٰ فاسد ہو گیا اس کے علاوہ علامہ علاؤ الدین حصکفیؒ صاحب درمختار نے اس صورت میں کفر کا خطرہ ظاہر فرمایا ہے۔قوله و تعمده کفر (الدر المختار علیٰ ہامش رد المختار بحوالہ فتاویٰ دار العلوم دیو بند حوالہ)

ہدایت نمبر:

سمع الله لمن حمده میں حمدہ فعل کے ضمیر مفعول ''ہ'' کو سکون کے ساتھ پڑھا جائے گا اور یا حرکت کے ساتھ ''ہو'' کی صورت میں پڑھا جائے گا۔تو اس میں دونوں طرح کے اقوال موجود ہے۔صوفیاء کرام کے نزدیک متحرک پڑھا جائے گا۔کیونکہ حرکت کی صورت اس کی شکل اور تلفظ ''ہو'' کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور ''ہو'' چونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں چونکہ عظمت مقصود ہے اور یہ عظمت اور تعظیم متحرک پڑھنے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے اور بعض حضرات نے دوسری وجہ متحرک پڑھنے کی یہ لکھی ہے کہ متحرک پڑھنے کی صورت میں ثقل اور طبعیت میں گرانی اور کلفت پیدا ہوتی ہے اور جس صورت میں مشقت زیادہ ہوگا تو ثواب اور فضیلت کے اعتبار سے بھی اس صورت کو فوقیت حاصل ہوگی۔لیکن علامہ شامیؒ نے مذکورہ قول کو رد کیا ہے اور یہ بات ثابت کی ہے کہ ''ہ'' ضمیر کو وقف کی صورت مجزوم اور سکون کے ساتھ پڑھا جائے گا۔اور محققین کی عبارات سے استدلال کیا ہے جن مین ''المعراج عن الفوائد الحميديه ، المستصفى ،التاتارخانيه ،الانفع ، اور '' الحجة ''شامل ہیں اور ان سب میں اس کی صراحت ہے کہ ''ہ'' ضمیر یہاں پر اللہ کے اسماء میں سے نہیں ہے بلکہ یہاں پر یہ سکتہ اور استراحت حاصل کرنے کے لئے ہے۔

(چنانچہ ملاحظہ ہو رد المختار ج ۱ ص ۴۹۷)

ہدایات نمبر:

مکبر اور مبلغ نے اگر خارج سے امام کے تکبیرات، انتقالات کا حصول کیا تو اسکی نماز فاسد ہوگئی اور دلیل مذکورہ مسئلے کا یہ ہے کہ علامہ شامیؒ نے اپنی کتاب ردالمحتار میں، بحرالرائق کے حوالے سے اس بات کی تصریح کی ہے کہ اگر مقتدی نے کسی خارج عن الصلوٰۃ شخص سے لقمہ حاصل کیا اور اس لقمہ کی بناء پر اس مقتدی نے امام کو غلطی پر متنبہ کیا، اور امام نے اس کی وجہ سے اپنی غلطی درست کرلی، تو سارے لوگوں کی نماز فاسد ہوگئی۔ کیونکہ مقتدی نے خارج عن الصلوٰۃ سے لقمہ حاصل کیا ہے۔ تو یہی صورت مسئلہ مذکورہ میں پائی جاتی ہے کیونکہ مکبر نے کسی خارج عن الصلوٰۃ شخص سے امام کے تکبیرات، انتقالات کا حصول کیا ہے (ملاحظہ ردالمحتار ج ا ص ۶۲۲)

مبلغ ومکبر امام کے قریب ہونے چاہیے۔ اگر مکبر نے کسی خارج سے امام کے تکبیرات، انتقالات کا حصول کیا۔ تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔

قال الحصکفیؒ بخلاف فتحه علی امامه لایفسد مطلقا لفاتح و آخذ بکل حال الااذا سمعه المؤتم من غیر مصل ففتح به تفسد صلوٰۃ الکل (الدرالمختار ج ا ص ۶۲۲) وفی الشامیة فی البحر عن القنیة ولوسمعه المؤتم ممن لیس فی الصلوٰۃ ففتح به علیٰ یجب ان تبطل صلوٰۃ الکل لان التلقین من خارج الخ واقره فی النحر ووجهه ان المؤتم لما تلقن من خارج بطلت صلوته فاذافتح علیٰ امامه واخذ منه بطلت صلوته

(رد المحتار ج ا ص ۶۲۲)

وفی الشامیة قوله ثم یرفع رأسه من رکوعه مسمعا وهل یقف بجزم او تحریک قولان فمن قال ان الهاء فی حمده للسکت یقف بالجزم اوانها کنایة ای ضمیر یقولها بالتحریک والاشباع وفی الفتاویٰ الصوفیةالمستحب الثانی الخ خزائن وذکر الشارح فی مختصر الفتاویٰ الصوفیة ان ظاهر المحیط التخیر ثم قال اوهی اسم لاضمیر فلاتسکن بحال وهذا الوجه ابلغ لان الاظهار فی اسماء الله تعالیٰ افخم من الاضمار کذا فی تفسیر البستی زاد فی المحیط ولاان تحریک الهاء اثقل واشق وافضل العبادة اشقها الخ ملخصاوالحاصل ان القواعد تقتضی اسکانهااذا کانت للسکت وان کان ضمیرا فلاتحرک الا فی الدرج واذا ثبت ان هو من اسمایه تعالیٰ کماذکره بعض الصوفیة لایصح اسکان الهاء بحال بل لابد من ضمها واشباعها لتظهر الواؤ الساکنة ولسید ی عبدالغنی رسالة حقق فیها مذهب السادة الصوفیة فی ان هو علم بالغلبة فی اصلاحهم علیه تعالیٰ وانه اسم ظاهر لاضمیر ونقله عن جماعة منهم العصام فی حاشیة البیضاوی، والفاسی فی شرح الدلائل والامام الغزالی والعارف الجیلی وغیرهم لکن کونه المراد هنا خلاف ظاهر ولهذا قال فی المعراج عن الفوائد الحمیدیه الهاء فی حمده للسکت ولاستراحة لالکنایة کذانقل عن الثقات وفی المستصفی انها للکنایة وقال فی التاتارخانیة وفی الانفع الهاء للسکت والاستراحة وفی الحجة انه یقولها بالجزم ولایبین الحرکة ولایقول هواء (رد المختار الدر المختار ج ۲ ص ۴۹۷)